www.ahlulathar.net

دین کی دعوت دینے والوں کے لئے

صبر اور ناامید نہ ہونے کی ترغیب

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ سے فتاویٰ نور علی الدرب پر پوچھا گیا:

شیخ عبدالعزیز، بعض رسالے جو ہمیں اس پروگرام میں موصول ہوئے ہیں، ان کی عبارت سے لکھنے والے کی تکلیف، کڑھن اور حسرت کی تعبیر ہو رہی ہے جو بعض اوقات وہ محسوس کرتے ہیں؟ شیخ آپ کی کیا راہنمائی ہے ایسے داعیوں کے احساس کے تعلق سے؟

جواب: غیرت مند لوگ اور علم والے جب بہت زیادہ منکرات (برائی) کا مشاہدہ کرتے ہیں، اور اس سے منع کرنے والوں کی قلت ہوتی ہے اور برائی پھیلی ہوئی دیکھتے ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے مومن کا دل تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے دل میں حسرت ہوتی ہے جب وہ اس منکر کے انکار سے عاجز ہوتا ہے اور اسے ختم نہ کر سکتا ہو تو اس سے وہ تکلیف محسوس کرے گا۔ بعض سلف کی یہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ جب وہ منکر دیکھتے تو انہیں خون کے پیشاب آجاتے اس وجہ سے جو تکلیف کی شدت وہ اپنے دل میں محسوس کرتے تھے۔

حاصل کلام یہ کہ غیرت مند لوگ اور علم والے جب بہت زیادہ منکرات (برائی) کا مشاہدہ کرتے ہیں، اور جب وہ اس منکر کے انکار سے عاجز ہوتے ہیں اور اسے ختم نہ کر سکتے ہوں تو انہیں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور انہیں اس وقت خوشی ہوتی ہے جب وہ پاتے ہیں ایسوں کو جو ان (منکرات) کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کی استطاعت رکھتے ہیں جو اسے چھوڑنے کی دعوت دیں، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں خیر کی خوش خبری سنانی چاہیئے، اور ہم انہیں اس بات کی خوش خبری سناتے ہیں کہ وہ خیر پر ہیں، اور انہیں چاہیئے کہ وہ ناامید نہ ہوں اور مایوس نہ ہوں بلکہ وہ منکر کے انکار میں لگے رہیں جہاں تک ان سے ہو سکے اور صرف تکلیف محسوس نہ کریں بلکہ تکلیف کے ساتھ ساتھ انکارِ منکر بھی

کرتے رہیں اللہ کے مشروع کردہ طریقے سے۔ قدرت ہو تو ہاتھ سے، اور زبان سے جب اس کی قدرت ہو اور پھر دل سے انکارِ منکر کریں اور ایسے منکر کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

مومن ایسا ہوتا، جہاں کہیں بھی ہو اور وہ ہرگز مایوس نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ الله إنه لا ييأس من روح الله إلا القوم الكافرون

یعنی (اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناً اللہ کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں) (یوسف: ۸۷)

تو مومن پر اور طالبِ علم پر اور مومنہ اور طالبۃ العلم پر یہ واجب ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس راستے میں کوشش کرتے رہیں اور ناامید نہ ہوں بلکہ جہاں کہیں بھی ہوں اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع کرنے والے اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے داعی ہوں، اللہ کے بندوں کی راہنمائی کرنے والے بنیں اس علم سے جسے اللہ نے انہیں دیا ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو) (التغابن: ۱۶)

اور اگر اللہ نے اس کے ہاتھ پر ایک کو بھی ہدایت دے دی تو یہ عظیم خیر کا باعث ہوگا، اور اگر اللہ نے اس (داعیہ) کے ہاتھ پر ایک خاتون کو بھی ہدایت دے دی تو یہ عظیم خیر کا باعث ہوگا۔ اللہ کے رسول ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: **فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من حمر النعم**

(اللہ کی قسم! اگر اللہ تیرے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے)۔

(ماخوذ از: حث الدعاة على الصبر و عدم اليأس/ فتاویٰ نور على الدرب)

مصدر: **www.binbaz.org.sa**

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد